



كلاس: 12th

مضمون: اردو (حصہ نظم)

نظم 2: نعت

حفيظ تائب (1931ء تا 2004)

✦ خلاصہ:

ان اشعار میں شاعر حضور نبی کریم ﷺ کی مکمل اور کمال شخصیت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کے مطابق حضور ﷺ اخلاق و کردار میں اعلیٰ، سوچ میں بلند اور حق پر ثابت قدم ہیں۔ آپ ﷺ دلوں کو خوش کرنے والے، محبت و رحمت کے سرچشمہ، اور انسانوں کے مسائل حل کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات انسانیت کو دنیا میں کامیابی اور دل میں سکون عطا کرتی ہیں، جبکہ قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت امت کے لیے نجات اور بخشش کا سبب بنے گی۔ حضور ﷺ امت مسلمہ کو ترقی، کمال اور نور کی راہوں پر لے جاتے ہیں، اور اندھیروں اور مشکلات کے عالم میں امید اور رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ عاجز، پچھتائے ہوئے اور کمزور انسانوں کے لیے بھی آپ ﷺ امید و سکون کا وسیلہ ہیں۔ شاعر ہر وصف کے بعد خیر البشر کہہ کر یہ واضح کرتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دنیا و آخرت میں انسانیت کے لیے سب سے افضل، کامل رہنما اور رحمت ہیں۔

✦ اشعار کی تشریح

✦ شعر 1:

- خوش خصال و خوش خیال و خوش خبر، خیر البشر
- خوش نژاد و خوش نہاد و خوش نظر، خیر البشر

مفہوم: ان اشعار میں شاعر حضور نبی کریم ﷺ کی عظیم اور کامل صفات بیان کرتا ہے۔ شاعر کے مطابق آپ ﷺ اعلیٰ اخلاق، پاکیزہ سوچ اور سچی خبر لانے والے ہیں۔ آپ ﷺ پاک نسب، نیک فطرت اور رحمت بھری نگاہ رکھنے والے ہیں۔ ان تمام خوبیوں کی بنا پر حضور ﷺ تمام انسانوں میں سب سے افضل اور بہترین ہیں۔

تشریح:

ان اشعار میں شاعر نے حضور اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو نہایت عقیدت اور محبت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ خوش خصال سے مراد حضور ﷺ کے اعلیٰ اخلاق ہیں، جن کی مثال پوری انسانیت کے لیے نمونہ ہے۔ خوش خیال آپ ﷺ کی بلند، پاکیزہ اور مثبت سوچ کو ظاہر کرتا ہے جو انسانوں کو حق اور سچ کا راستہ دکھاتی ہے، جبکہ خوش خبر اس سچی اور الہی خبر کی طرف اشارہ ہے جو حضور ﷺ وحی کے ذریعے انسانوں تک پہنچاتے ہیں۔

دوسرے مصرعے میں خوش نژاد سے حضور ﷺ کے پاکیزہ اور معزز نسب کا ذکر ہے۔ خوش نہاد آپ ﷺ کی نیک فطرت اور پاک سرشت کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ خوش نظر سے مراد آپ ﷺ کی وہ شفقت اور رحمت بھری نگاہ ہے جو تمام انسانوں کے لیے خیر و بھلائی کا پیغام ہے۔ شاعر ہر وصف کے بعد خیر البشر کہہ کر اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ تمام انسانوں میں سب سے افضل، کامل اور بہترین ہستی ہیں۔

❖ شعر 2:

- دل نواز و دل پذیر و دل نشین و دل کشا
- چارہ ساز و چارہ کار و چارہ گر، خیر البشر

مفہوم:

ان اشعار میں شاعر حضور نبی کریم ﷺ کی دلوں پر اثر کرنے والی شخصیت اور انسانوں کے مسائل حل کرنے والی قیادت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کے مطابق آپ ﷺ دلوں کو خوش کرنے والے، دلوں میں اتر جانے والے اور دلوں کو سکون دینے والے ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ انسانوں کی مشکلات کا حل نکالنے والے، عملی اقدام کرنے والے اور بہترین رہنمائی فراہم کرنے والے ہیں، اسی لیے آپ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔

تشریح:

ان اشعار میں شاعر حضور اکرم ﷺ کی روحانی کشش اور عملی زندگی کے کردار کو نہایت خوبصورتی سے بیان کرتا ہے۔ دل نواز، دل پذیر، دل نشین اور دل کشا جیسے الفاظ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی گفتگو، اخلاق اور طرزِ عمل انسانوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے اور انہیں سکون و اطمینان عطا کرتا ہے۔ آپ ﷺ کی ذات ہر پریشان دل کے لیے راحت اور ہر بے چین انسان کے لیے تسلی کا سبب ہے۔

دوسرے مصرعے میں چارہ ساز، چارہ کار اور چارہ گر کے الفاظ سے حضور ﷺ کی عملی بصیرت اور مسئلہ حل کرنے والی قیادت کو نمایاں کیا گیا ہے۔ شاعر کے مطابق حضور ﷺ نہ صرف انسانوں کے مسائل کو سمجھتے ہیں بلکہ ان کا مؤثر حل بھی پیش کرتے ہیں اور صحیح راستہ دکھاتے ہیں۔ آخر میں خیر البشر کہہ کر شاعر اس بات پر زور دیتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ تمام انسانوں میں سب سے بہتر، کامل اور رہنمائے انسانیت ہیں۔

❖ شعر 3:

- سر بہ سر مہر و مروّت، سر بہ سر صدق و صفا
- سر بہ سر لطف و عنایت، سر بہ سر خیر البشر

مفہوم:

ان اشعار میں شاعر حضور نبی کریم ﷺ کی شخصیت کو مکمل طور پر محبت، ہمدردی، سچائی اور پاکیزگی کا پیکر قرار دیتا ہے۔ شاعر کے مطابق حضور ﷺ کی ذات سراسر محبت و شفقت، سچ اور خلوص، اور لطف و عنایت سے بھرپور ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔

تشریح:

ان اشعار میں شاعر نے حضور اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی ہمہ گیری کو لفظ سر بہ سر کے ذریعے نمایاں کیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ کی پوری ذات ابتدا سے انتہا تک اعلیٰ صفات کا مجموعہ ہے۔ مہر و مروّت سے آپ ﷺ کی محبت، شفقت اور انسان دوستی مراد ہے، جو دوست و دشمن سب کے لیے یکساں تھی۔ صدق و صفا حضور ﷺ کی سچائی، دیانت اور اخلاص کو ظاہر کرتا ہے، جو آپ ﷺ کی پوری زندگی میں نمایاں رہا۔

اسی طرح لطف و عنایت سے مراد حضور ﷺ کی وہ بے مثال مہربانی اور کرم نوازی ہے جو کمزوروں، محتاجوں اور ضرورت مندوں کے لیے تھی۔ شاعر ہر مصرعے میں سر بہ سر کی تکرار کے ذریعے یہ واضح کرتا ہے کہ حضور ﷺ کی شخصیت کا ہر پہلو انہی اعلیٰ اوصاف سے مزین ہے۔ آخر میں خیر البشر کہہ کر شاعر اس حقیقت کو مضبوطی سے بیان کرتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ تمام انسانوں کے لیے بہترین نمونہ اور کامل رہنما ہیں۔

❖ شعر 4:

- صاحبِ حقِ عظیم و صاحبِ حق، صاحبِ لطفِ عمیم
- صاحبِ حق، صاحبِ شقُّ القمر، خیرُ البشر

مفہوم:

ان اشعار میں شاعر حضور نبی کریم ﷺ کو حق کا علمبردار، عظیم مرتبے کا حامل اور بے پایاں رحمت و لطف کا سرچشمہ قرار دیتا ہے۔ شاعر کے مطابق حضور ﷺ حق کے مالک اور سچے داعی ہیں، آپ ﷺ کی ذات سراسر رحمت ہے اور شق القمر جیسے عظیم معجزے آپ ﷺ کی حقانیت کی روشن دلیل ہیں۔ اسی لیے آپ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔

تشریح:

ان اشعار میں شاعر نے حضور اکرم ﷺ کے منصب رسالت، رحمت عامہ اور معجزات کو نہایت عقیدت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ صاحب حق عظیم سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ حق کے علمبردار اور بلند مرتبہ رسول ہیں، جن کے ذریعے حق کا پیغام انسانیت تک پہنچا۔ صاحب لطف عمیم حضور ﷺ کی وہ ہمہ گیر رحمت ہے جو تمام مخلوق، خصوصاً انسانوں کے لیے باعث خیر و برکت بنی۔

اسی طرح شق القمر کا ذکر حضور ﷺ کے ایک عظیم معجزے کی طرف اشارہ ہے، جو آپ ﷺ کی نبوت اور صداقت کی واضح دلیل ہے۔ شاعر بار بار صاحب حق کے الفاظ دہرا کر اس بات پر زور دیتا ہے کہ حضور ﷺ کی زندگی، تعلیمات اور کردار مکمل طور پر حق پر مبنی ہیں۔ آخر میں خیر البشر کہہ کر شاعر اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ تمام انسانوں میں سب سے افضل، کامل اور رہنمائے حقیقی ہیں۔

❖ شعر 5:

- کار زار دہر میں وجہ ظفر، وجہ سکوں
- عرصہ محشر میں وجہ در گزر، خیر البشر

مفہوم:

ان اشعار میں شاعر حضور نبی کریم ﷺ کو دنیا میں کامیابی اور دل کے سکون کا سبب قرار دیتا ہے، جبکہ آخرت میں بخشش اور معافی کا وسیلہ بتاتا ہے۔ دنیا کی جدوجہد میں کامیابی اور قلبی اطمینان حضور ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے، اور قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت کے ذریعے امت کی بخشش ہوگی۔ اسی لیے آپ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔

تشریح:

شاعر نے حضور ﷺ کی دنیاوی اور اخروی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ کارزار دہر دنیا کی مشکلات اور جدوجہد کی طرف اشارہ ہے، جہاں کامیابی (وجہ ظفر) اور دل کا سکون (وجہ سکون) آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

دوسرے مصرعے میں عرصہ محشر قیامت کے دن کی طرف اشارہ ہے، جہاں ہر انسان اپنے اعمال کا حساب دے گا۔ وہاں وجہ در گزر سے مراد حضور ﷺ کی شفاعت ہے، جو گناہ گار امت کے لیے بخشش اور نجات کا سبب ہے۔ شاعر آخر میں خیر البشر کہہ کر یہ ظاہر کرتا ہے کہ حضور ﷺ دنیا اور آخرت دونوں میں انسانیت کے لیے سب سے بڑی رحمت اور کامیابی ہیں۔

❖ شعر 6:

- رو نما کب ہو گا راہِ زیست پر منزل کا چاند
- ختم کب ہو گا اندھیروں کا سفر، خیر البشر

مفہوم:

ان اشعار میں شاعر حضور نبی کریم ﷺ کو زندگی کی راہوں میں روشنی اور انسانیت کے لیے امید کا سبب قرار دیتا ہے۔ شاعر کے مطابق آپ ﷺ کے اخلاق، تعلیمات اور رہنمائی کی روشنی سے انسان کے دل و دماغ میں منزل کی واضح روشنی پیدا ہوتی ہے، اور اندھیروں اور مشکلات کا سفر ختم ہوتا ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔

تشریح:

شاعر نے حضور اکرم ﷺ کی ہدایت اور رہنمائی کو انسانیت کے لیے روشنی کے طور پر پیش کیا ہے۔ راہِ زیست پر منزل کا چاند آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ اور تعلیمات ہیں، جو انسان کی زندگی کے راستے کو روشن اور ہموار کرتی ہیں۔ اندھیروں کا سفر دنیا کی مشکلات، الجھنیں اور گناہوں بھری زندگی کی طرف اشارہ ہے، جو حضور ﷺ کی پیروی کرنے سے ختم ہو جاتی ہے۔

شاعر آخر میں خیر البشر کہہ کر اس بات کو واضح کرتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دنیا میں انسانوں کے لیے بہترین نمونہ، رہنما اور امید کا سرچشمہ ہیں۔

❖ شعر 7:

- کب ملے گا ملت بیضا کو پھر اوج کمال
- کب شب حالات کی ہو گی سحر، خیر البشر

مفہوم:

ان اشعار میں شاعر حضور نبی کریم ﷺ کو انسانیت اور امت مسلمہ کے لیے ہدایت اور کامل رہنمائی کا سبب قرار دیتا ہے۔ شاعر کے مطابق آپ ﷺ کی رہنمائی سے امت ترقی اور کمال کی بلندیاں حاصل کر سکتی ہے، اور دنیا کے اندھیروں اور مشکلات میں روشنی پیدا ہو سکتی ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔

تشریح:

شاعر نے حضور اکرم ﷺ کی رہنمائی کو امت کے لیے روشنی اور کمال کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ ملت بیضا امت مسلمہ کی طرف اشارہ ہے، جسے حضور ﷺ کی تعلیمات کے ذریعے اعلیٰ مقام اور کمال حاصل ہوتا ہے۔ شب حالات دنیا کی مشکلات، آزمائشوں اور مشکلات بھری زندگی ہے، جسے حضور ﷺ کی رہنمائی سے سحر یعنی روشنی، امید اور نجات ملتی ہے۔

آخر میں خیر البشر کہہ کر شاعر اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دنیا و آخرت دونوں میں انسانیت کے لیے سب سے بڑی رحمت، رہنمائی اور کامل نمونہ ہیں۔

❖ شعر 8:

- در پر پہنچے کس طرح وہ بے نوا، بے بال و پر
- اک نظر تائب کے حال زار پر، خیر البشر

مفہوم:

اس شعر میں شاعر حضور نبی کریم ﷺ کی رحمت اور شفقت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کے مطابق وہ گناہ گار اور کمزور انسان جو اپنے اعمال میں عاجز ہو، حضور ﷺ کی ایک نظر سے درست اور رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔

تشریح:

شاعر نے حضور اکرم ﷺ کی انسان دوستی، رحمت اور شفاعت کو واضح انداز میں بیان کیا ہے۔ بے نوا، بے بال و پر سے مراد وہ شخص ہے جو زندگی کے سخت حالات میں کمزور، بے بس اور مدد کا طلبگار ہو۔ حضور ﷺ کی ایک نظر تائب کے حال زار پر یعنی گناہ گار اور پچھتائے ہوئے انسان کے لیے امید، رہنمائی اور اصلاح کا سبب بنتی ہے۔

آخر میں خیر البشر کہہ کر شاعر اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دنیا و آخرت میں سب انسانوں کے لیے رحمت، رہنما اور مکمل نمونہ ہیں۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.